REGD No. L. 5254

129

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

۸ رجب ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱

جلد ۴۶/۱۱ | ۹ تبلیغ ۱۳۳۶ھ ۹ فروری ۱۹۵۷ء | نمبر ۳۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۸ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

اپنے آپکو خدمتِ دین کے لئے وقف کردو اور توکل علی اللہ کی صحیح روح پیدا کرو

اگر تم ایسا کرو گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ہر لمحہ تمہارے شامل حال رہے گی

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب

ربوہ ۷ فروری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلبہ تعلیم الاسلام ہائی سکول کو نصیحت فرمائی ہے کہ وہ اپنے سکول کی روایات ہمیشہ قائم رکھیں۔ اور اپنے تئیں خدمت اسلام کے لئے وقف کر دیں۔ اور توکل علی اللہ کی صحیح روح اپنے اندر پیدا کریں۔ اگر وہ ایسا کریں گے تو اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت ان کے شامل حال ہوگی۔ اور خدا تعالیٰ خود ان کی جملہ ضروریات کا کفیل ہو جائے گا۔

ایڈریس اور جواب ایڈریس

آج تیسرے پہر تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء نے جماعت نہم کی طرف سے طلباء جماعت دہم کے اعزاز میں دعوتِ عصرانہ کا اہتمام کیا گیا۔ جس میں متعدد دیگر بزرگان سلسلہ و احباب کے علاوہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی شرکت فرمائی۔ اور طلباء کو زریں نصائح سے نوازا۔ تقریب کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے کیا گیا۔ جو مبشر احمد وسیم نے کی۔ اس کے بعد طلبائے جماعت نہم کی طرف سے ناصر احمد نے ایڈریس پیش کیا۔ اور مجیب الرحمٰن درد نے طلبائے دہم کی طرف سے ایڈریس کا جواب دیا۔ آخر میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے طلباء سے خطاب فرمایا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تقریر

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنی تقریر کے آغاز میں ایڈریس اور جواب ایڈریس کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ایڈریس میں طلباء نے جماعت دہم کے اچھے نمونہ کا ذکر کیا گیا ہے۔ اور جواب ایڈریس میں اساتذہ کا شکریہ ادا کیا گیا ہے۔ جو زائد وقت دیگر بلا معاوضہ طلباء کو پڑھاتے رہے۔ درحقیقت یہ دونوں باتیں ایسی ہیں۔ جو آنے والوں کے لئے مشعل راہ بن سکتی ہیں۔ اور انہیں مدنظر رکھ کر ہمارے سکول کے طلباء سینکڑوں سال کے لئے اپنی قوم ملک بلکہ دنیا کے لئے ایک نمونہ بن سکتے ہیں۔ حضور نے یورپ کے ایک ڈاکٹر کی مثال دیتے ہوئے جس نے عمر بھر اپنے آپ کو اپنے سکول سے وابستہ رکھا طلباء کو نصیحت فرمائی کہ طلباء اگر واقعی اپنے سکول سے اور اپنے اساتذہ سے محبت اور اخلاص رکھتے ہیں۔ تو ان کا فرض ہے کہ وہ عمر بھر اس تعلق کو قائم رکھیں اپنے سکول کی نیک روایات کو زندہ رکھتے ہوئے ہمیشہ اس کے ساتھ گہری وابستگی کا ثبوت دیں۔

تحریک وقف زندگی

حضور نے تحریک وقف زندگی کی اہمیت واضح کرتے ہوئے فرمایا آپ کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے مجھے یقین دلایا ہے۔ کہ بہت سے لڑکے دین کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اس ارادہ کی تکمیل کرنے اور پھر عمر بھر اپنے عہد کو نبھانے کی توفیق دے آمین۔ حضور نے فرمایا بعض لوگ سلسلہ کی آمد کو دیکھتے ہوئے یہ گمان کرنے لگتے ہیں کہ شاید سلسلہ اب زیادہ واقفین کے اخراجات برداشت نہ کر سکے لیکن یہ ہرگز صحیح نہیں ہے درحقیقت اسلام کو ابھی لاکھوں واقفین زندگی کی ضرورت ہے۔ باقی رہے ان کے اخراجات سو یہ اخراجات نہ قوم دیگی۔ اور نہ ملک اور حکومت بلکہ خود خدا مہیا کرے گا۔ اور ایسی جگہوں سے مہیا کرے گا۔ جن کا تم گمان بھی نہیں کر سکتے۔ ہماری عمر بھر کا یہ تجربہ ہے کہ اگر انسان خدا کا ہو جائے اور صحیح معنوں میں اس پر توکل کرے۔ تو وہ آپ اس کی ساری ضروریات کا کفیل ہو جاتا ہے۔ اور ہر موقعہ پر غیب سے اس کی مدد اور نصرت کے سامان مہیا فرما دیتا ہے۔

اپنے تئیں خدا کے سپرد کرو

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کے اور خود اپنی زندگی کے متعدد واقعات کا ذکر کرنے کے بعد فرمایا۔ کبھی مت خیال کرو۔ کہ روپیہ کہاں سے آئیگا اگر تم خدا کے ہو جاؤ گے۔ تو حضرت مسیح کے قول کے مطابق خدا تمہارے لئے آسمان سے اتارے گا اور زمین سے اگائے گا۔ پس تم اخراجات اور تنخواہوں کا خیال نہ کرو بلکہ خدا پر توکل کرتے ہوئے اپنے آپ کو دین کی خدمت کے لئے لگا دو۔ اور تبلیغ اسلام کو وسیع سے وسیع تر کرتے چلے جاؤ۔ پھر جماعت جوں جوں بڑھے گی تمہارے گزارے بھی بڑھیں گے۔ مگر نیت کبھی یہ نہ کرو۔ کہ تمہارے گزارے بڑھیں۔ نیت ہمیشہ یہی رکھو کہ تم نے تنخواہوں اور گزاروں کا خیال کئے بغیر محض خدا کے لئے کام کرنا ہے۔ پھر تم خود مشاہدہ کرو گے کہ کس طرح خدا تمہاری مدد کرتا ہے۔

آخر میں حضور نے فرمایا انسان کو یا تو پوری طرح دنیا دار بن جانا چاہئیے اور یا پوری طرح خدا کا ہو جانا چاہئیے۔ جو لوگ دونوں طرف نگاہ رکھتے ہیں وہ کبھی کامیاب نہیں ہوتے۔ یا تو دنیا دار بن جاؤ۔ اور دنیا کے سارے مکر و فریب کرکے دوسروں کی طرح تم بھی روپیہ کما لو۔ اور یا پھر پوری طرح خدا کے بن جاؤ۔ تاکہ وہ تمہاری جملہ ضروریات کا کفیل ہو جائے۔ جو لوگ دونوں طرف نگاہ رکھتے ہیں وہ بیک وقت دو کشتیوں میں پاؤں رکھنا چاہتے ہیں۔ ایسے لوگ دین اور دنیا دونوں میں ناکام رہتے ہیں ـــ تقریر کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ اور پھر جماعت دہم کے ۵۷ طلباء کو (جو اس سال میٹرک کے امتحان میں شامل ہو رہے ہیں) اور سکول کے اساتذہ کو شرف مصافحہ بخشا:

بخشی غلام محمد کا اعتراف

نئی دہلی ۸ فروری۔ مقبوضہ کشمیر کے وزیر اعظم بخشی غلام محمد نے اعتراف کیا ہے کہ حفاظتی کونسل کو جو شیخ عبداللہ کا خط موصول ہوا تھا وہ جعلی نہیں تھا۔ بلکہ شیخ عبداللہ ہی کے ہاتھ کا لکھا ہوا تھا آپ نے کہا کہ میں نے پاکستان کے اخبارات میں اس خط کا عکس دیکھا ہے اور مجھے یقین ہے کہ یہ تحریر شیخ عبداللہ ہی کی ہے بخشی صاحب نے مزید بتایا کہ میری اطلاع کے مطابق یہ خط چوری چھپے مقبوضہ کشمیر سے پاکستان کو سمگل کیا گیا۔ اور وہاں سے نیویارک بھیجا گیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۹ فروری ۱۹۵۷ء

رواداری

صدق جدید لکھنؤ کی اشاعت یکم فروری ۱۹۵۷ء میں مدیر محترم نے "سچی باتیں" کے کالموں میں ایک نوٹ طنزیہ عنوان "یہ ظالم مسلمان" کے تحت رقم فرمایا ہے۔ جو بعینہٖ ذیل میں نقل کیا جاتا ہے:۔

"یہ "ظالم" مسلمان۔ مولانا مفتی محمدؐ شفیع صاحب دیوبندی ثم پاکستانی کے ایک تازہ مضمون سے:۔

"برہمن آباد کی فتح کے بعد جب محمدؐ بن قاسم وہاں کا انتظام کر چکا۔ تو بہت سے مندروں کے پجاری اس کے پاس آئے اور کہا۔ کہ ہندوؤں نے مسلمان سپاہیوں کے ڈر سے بتوں کی پوجا کے لئے مندروں میں آنا کم کر دیا ہے۔ جس سے ہماری آمدنی میں فرق آ گیا ہے۔ مندروں کی مرمت بھی نہیں ہوئی ہے۔ (یہ سب اطلاع پا کر) حجاج بن یوسف نے محمدؐ بن قاسم کو خط لکھا کہ "تمہارے خط سے معلوم ہوا۔ کہ برہمن آباد کے ہندو اپنے مندروں کی عمارت درست کرنا چاہتے ہیں چونکہ انہوں نے اطاعت قبول کر لی ہے۔ لہٰذا ان کو اپنے معبود کی عبادت میں آزادی حاصل ہونا چاہیئے۔ اور کسی قسم کا جبر مناسب نہیں ہے۔" اس خط کے آنے کے بعد محمدؐ بن قاسم نے برہمن آباد کے تمام اکابر امراء کو بلایا۔ اور برہمنوں کے حقوق و مراسم کی تحقیق کی۔ اور راجہ داہر کے زمانہ میں سلطنت کی طرف سے کیا کیا رعایتیں برہمنوں کو حاصل تھیں۔ سب کو معلوم کیا۔ اس کے بعد شہر میں اعلان کیا۔ کہ جو لوگ اپنے باپ دادا کے مراسم کے پابند ہیں۔ ان کو ہر قسم کی آزادی ان مراسم کے بجا لانے میں حاصل ہے۔ کوئی شخص معترض نہ ہو سکے گا۔ برہمنوں کو دان پن۔ کشنا بھینٹ جس طرح پہلے دیتے تھے۔ اب بھی دیں۔ اپنے مندروں میں آزادانہ پوجا پاٹ کریں"۔

اور یہ وہ مذہب ہے۔ جس کا نام ایک ہوّا بنا ہوا ہے۔ جس کا نام لے کر غیر مسلموں کو ڈرایا جاتا۔ سہمایا جاتا۔ اور ان کے دلوں میں دہشت اور نفرت پیدا کی جاتی ہے۔ اور پھر یہ اعلان و فرمان کس کا؟ کسی اکبر اور دارا شکوہ کی طرف سے نہیں۔ خلیفہ عادل عمر بن عبد العزیز کی طرف سے بھی نہیں۔ حجاج بن یوسف کی طرف سے جو ظلم و شقاوت میں ضرب المثل کی شہرت رکھتا ہے۔ اور محمدؐ بن قاسم کی طرف سے جس کا نام آتا ہے۔ تو صرف "فاتح" کی حیثیت سے"۔

جیسا کہ نوٹ سے ظاہر ہے۔ مدیر صدقِ جدید نے یہ واقعہ فخریہ مولٰنا مفتی محمدؐ شفیع صاحب دیوبندی کے ایک مضمون سے نقل کیا ہے۔ جنہوں نے بھی مسلمان حکام کی دوسرے مذاہب کے ساتھ رواداری ثابت کرنے کے لئے اس کو اپنے مضمون میں بیان کیا ہے۔ اور حقیقت بھی یہ ہے۔ کہ اکثر مسلمان بادشاہوں نے جو رواداری دوسرے مذاہب کے ساتھ دکھائی ہے۔ وہ دنیا کی تاریخ میں بے نظیر ہے۔ اور اسلام کا بڑے سے بڑا دشمن بھی جس نے مسلمانوں کی تاریخ کا مطالعہ کیا ہے۔ اس سے انکار نہیں کر سکتا۔

مسلمانوں کے سامنے ایسی بے نظیر رواداری کا نمونہ خود خاتم النبیین سیدنا حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے رکھا ہے۔ اور آپؐ کی سیرت کے مطالعہ سے کئی ایک ایسی رواداری کے واقعات ملتے ہیں۔ جن میں سے ایک واقعہ وہ ہے۔ کہ جب نجران کے عیسائیوں نے جو اپنی عبادت میں بت پرستی تک چلے جاتے تھے۔ اپنے اعتقادات کے مطابق عبادت کرنی چاہی۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مسجد نبوی میں انہیں عبادت کی بخوشی اجازت دے دی۔ اس کے ساتھ ہمیں حضرت عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ کا وہ کردار بھی یاد کرنا چاہیئے۔ کہ جب رومی پادریوں نے آپ کو گرجا میں نماز پڑھنے کے لئے کہا۔ تو آپ نے اس خیال سے انکار کر دیا۔ کہ کہیں مسلمان گرجا کو بالجبر مسجد نہ بنا لیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ رواداری کی یہ روح مذہب کی جان ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس پر بڑا زور دیا ہے۔ اور صرف زبانی نہیں بلکہ عملی نمونہ بھی امت کے سامنے رکھا ہے۔ یہی روح تھی جو بعد میں اکثر مسلمان بادشاہوں کے کردار میں ہمیں نظر آتی ہے۔ چنانچہ محولہ بالا واقعہ ہی کو دیکھیئے جیسا کہ صدقِ جدید کے مدیر محترم نے اشارہ کیا ہے۔ حجاج جیسا ظالم انسان بھی اس روح سے سرشار تھا۔

مسلمانوں کی یہی روح تھی۔ جس نے آغاز ہی میں انہیں غیر اقوام میں ہر دلعزیز بنا دیا تھا۔ یہاں تک کہ غیر اقوام اپنی قوم و مذہب کے حکام پر انہیں ترجیح دیتے تھے۔ چنانچہ ایسے واقعات تاریخ میں موجود ہیں۔ جن کو پڑھ کر معاند سے معاند عیسائی پادری اور متعصب سے متعصب مستشرق بھی مسلمانوں کی رواداری کی روح کی تعریف میں رطب اللسان ہیں۔ دراصل یہی رواداری کی روح تھی۔ جس کی وجہ سے مسلمانوں نے چند ہی سالوں میں تمام معلومہ دنیا پر حکومت فائقہ قائم کر لی تھی۔ جس کی سرحدیں مشرق میں چین اور مغرب میں انگلینڈ تک جا پہنچی تھیں۔ جب تک مسلمانوں میں یہ روح قائم رہی۔ اللہ تعالٰی انہیں فتح پر فتح عطا کرتا رہا۔ اور تمکن فی الارض کا وعدہ پورا کرتا رہا۔ لیکن جوں جوں جوع الارض کی تاریکیوں میں یہ روح بھی گم ہوتی چلی گئی۔ اسلامیوں کی حکومت پر بھی زوال آنا شروع ہو گیا۔

آج یہ تاریکی اتنی پھیل چکی ہے۔ کہ آج کے بعض سیاسی خیال کے اہل علم حضرات کے نزدیک ایسی رواداری "نعوذ باللہ" اسلامی نقطۂ نظر سے بہت بڑا جرم ہے۔ اور ان مسلمان بادشاہوں کو جنہوں نے ایسی رواداری دکھائی سزا ملنی چاہیئے۔ چنانچہ ذیل میں ہم ایک سیاسی خیال کے عالم دین کا حوالہ بطور نمونہ پیش کرتے ہیں:۔

"اگر بعد کے دنیا پرست "خلفاء" اور بادشاہوں نے اس کے خلاف کوئی عمل کیا ہے۔ تو وہ اس بات کا ثبوت نہیں ہے۔ کہ اسلام کا قانون اس کی اجازت دیتا ہے۔ بلکہ وہ دراصل اس کا ثبوت ہے۔ کہ یہ لوگ ایک حقیقی اسلامی حکومت کے فرائض سے ناواقف یا ان سے منحرف ہو چکے تھے۔ "رواداری" کے موجودہ تصوّر کو جن لوگوں نے معیارِ حق سمجھ رکھا ہے۔ وہ بڑے فخر کے ساتھ بادشاہوں کے یہ کارنامے دادطلبی کے لئے غیر مسلموں کے سامنے پیش کر سکتے ہیں۔ کہ فلاں مسلمان بادشاہ نے غیر مسلم معبدوں اور مدرسوں کے لئے اتنی جائیدادیں وقف کیں۔ اور فلاں کے دور میں ہر مذہب و ملّت کے لوگوں کو اپنے اپنے دین کی پرچار کی پوری آزادی حاصل تھی۔ مگر اسلامی نقطۂ نظر سے یہ سب کارنامے ان بادشاہوں کے جرائم کی فہرست میں لکھے جانے کے قابل ہیں"۔

ذرا غور فرمائیے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کیا نمونہ ہمارے سامنے پیش کیا۔ اور آپؐ کے بعد آپؐ کے خلفائے راشدینؓ نے کیا آثار چھوڑے ہیں۔ اور اسی روح کی وجہ سے اسلام کو جو غلبہ حاصل ہوا۔ تاریخ اس کی زندہ گواہ ہے۔ مگر آج جبکہ مسلمانوں کا سیاسی وقار بالکل صفر ہے۔ اور اس امر کی سخت ضرورت ہے۔ کہ اسلام کے دوبارہ غلبہ کے لئے مسلمان از سر نو آغاز کریں۔ ہمارے بھولے بھالے دانشمند قوم کی کس طرح رہنمائی فرما رہے ہیں۔ نہ صرف یہ بلکہ ہمارے سابقین اولین نے جو معیار قائم کیا۔ اور جس کی وجہ سے آج دشمن بھی اسلامی تعلیم کی رواداری کا قائل ہو رہا ہے۔ ہم ایسی باتوں سے ان کے کئے کرائے پر بھی پانی پھیر دینا چاہتے ہیں۔

اللہ تعالٰی کا فضل ہے۔ کہ ایسی عاقبت نااندیشانہ آواز بے اثر ہے۔ اور ایسے سنجیدہ اور سلجھے ہوئے اہلِ علم حضرات بھی ہم میں موجود ہیں۔ جو اسلامی رواداری کو نہ صرف یہ کہ وہ ایسے مسلمان بادشاہوں کا جرم نہیں سمجھتے۔ بلکہ اسے دنیا کے سامنے اسلام کی برکات کے طور پر پیش کرنے سے نہیں شرماتے۔

قرآن کریم نے رواداری کا جو اصول دنیا کے سامنے پیش کیا ہے۔ اور جس طرح اکثر مسلمان بادشاہوں نے اس کو لائحۂ عمل بنایا ہے۔ ایک ایسی چیز ہے۔ جس کو ہم آج کی دنیا میں جو امن کے لئے ترس رہی ہے۔ بڑے فخر کے ساتھ پیش کر سکتے ہیں۔ یہ اسلام کا عظیم الشان تحفہ ہے۔ ایک عظیم الشان خوشخبری ہے۔ جس کو اگر ہم سلیقہ سے بے چین دنیا کے سامنے رکھیں۔ تو صرف یہی ایک چیز دنیا کے لئے ان رحمتوں کے باب وا کر سکتی ہے۔ جو اسی دنیا کو جنت کا نمونہ بنا دیں گی۔

درخواست دعاء

میری اہلیہ عرصہ چار ماہ سے بیمار چلی آ رہی ہے۔ احباب جماعت و بزرگان سے درخواست ہے۔ کہ اس کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(مجید احمد منٹل ہسپتال لاہور)

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بعض الہامات میں لطیف اشارات

اور دوستوں کی خدمت میں دعا کی یاددہانی

از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے مدظلہ العالی

۲۷ جنوری ۱۹۵۷ء کے الفضل میں میں نے ایک مختصر سے نوٹ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چھ عدد الہامات اور مکاشفات درج کر کے دوستوں کو خاص دعاؤں کی تحریک کی تھی۔ ان مکاشفات میں قادیان کی واپسی کے متعلق صریح اشارات تھے۔ اور یہ بھی تصریح تھی (گو ایسی پیشگوئیوں کی پوری تشریح اور تفصیل تو بہرحال اپنے وقت پر ہی کھلا کرتی ہے) کہ یہ واپسی مغلوبیت کے رنگ میں نہیں۔ بلکہ غلبہ و اقتدار کے رنگ میں مقدر ہے۔ اب ذیل کے نوٹ میں سابقہ شائع شدہ چھ عدد مکاشفات میں سے دو الہاموں کے متعلق کچھ مزید تشریح پیش کرتا ہوں۔ ان دو الہاموں میں سے پہلا الہام جو میں نے اپنے سابقہ نوٹ میں درج کیا تھا۔ یہ ہے کہ:۔

ان الذی فرض علیک القرآن لرادک الی معاد۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ۔ یاتیک نصرتی۔ انی انا الرحمٰن ذوالمجد والعلیٰ۔

(تذکرہ صفحہ ۳۱۳، ۳۱۴ و ۳۱۵)

"یعنی وہ خدا جس نے تجھ پر قرآن کی تبلیغ فرض کی ہے وہ تجھے ضرور پھر مرکز (یعنی قادیان) کی طرف واپس لائے گا۔ میں (فرشتوں کی) فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک پہنچوں گا۔ اور میری مدد تجھے حاصل ہوگی۔ میں تیرا رحمٰن خدا ہوں اور ہر قسم کی بزرگی اور بلندی کا مالک ہوں۔"

اس الہام میں جو معاد کا لفظ ہے وہ عربی کے لفظ عود سے نکلا ہے جس کے معنے کسی جگہ کی طرف لوٹنے کے ہیں۔ اس طرح معاد سے مراد جماعتی مرکز ہے۔ کیونکہ جماعت کے افراد اس کی طرف بار بار لوٹ کر آتے ہیں۔ چنانچہ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی معاد کا ترجمہ قادیان ہی کیا ہے (دیکھو تذکرہ صفحہ ۳۱۵) یہ تو وہ الہام ہے جو میں نے اپنے سابقہ نوٹ میں شائع کیا تھا۔ مگر اس کے ساتھ ایک اور الہام بھی ہے۔ جو اسی الہام کا حصہ ہے۔ اور اسی کے ساتھ شامل ہو کر نازل ہوا تھا۔ مگر وہ میرے سابقہ نوٹ میں درج ہونے سے رہ گیا تھا۔ چنانچہ اب یہ الہام ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ کیونکہ یہ اصل الہام کا گویا تتمہ ہے۔ اور اسی کے بعض پہلوؤں کی تشریح ہے۔ اس الہام کے الفاظ یہ ہیں:۔

مخالفوں میں پھوٹ اور ایک شخص متنافس کی ذلت اور اہانت اور ملامت خلق

(تذکرہ صفحہ ۳۱۳ و ۳۱۴)

اس الہام میں متنافس کا لفظ قابل غور ہے۔ اس سے عربی زبان میں ایسا شخص مراد ہوتا ہے۔ جو کسی چیز کی شدید خواہش کے نتیجہ میں دوسروں کے ساتھ جھگڑا کرے۔ اس طرح اس لطیف الہام میں گویا اس قضیہ کا حقیقی باعث اور اس کا آخری نتیجہ دونوں کے متعلق عجیب وغریب نکتہ میں اشارہ کر دیا گیا ہے۔ اور شخص متنافس کے لفظ میں بھی اشارہ واضح ہے۔ جس کی تصریح کی ضرورت نہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ اوپر کے دونوں الہاموں کو بیک وقت سامنے رکھ کر غور کریں۔ اور دعاؤں میں لگے رہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا دوسرا الہام جو میں نے اپنے سابقہ نوٹ میں درج کیا تھا یہ ہے:۔

غُلبت الرومُ فی ادنی الارضِ وھم من بعد غلبھم سیغلبون

(تذکرہ صفحہ ۵۰۹)

"یعنی رومی لوگ قریب کے علاقہ میں دوسروں کے مقابل پر مغلوب ہو جائیں گے۔ لیکن مغلوب ہونے کے بعد وہ جلد ہی غالب آجائیں گے۔"

میں اپنے سابقہ نوٹ میں بتا چکا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ایک دوسرے واضح مکاشفہ کی بناء پر صراحت فرمائی تھی کہ اس الہام میں ادنی الارض (یعنی قریب کے علاقہ) سے قادیان کا علاقہ مراد ہے۔ (تذکرہ صفحہ ۷۶۰ و ۷۶۱) اور میں یہ بھی بیان کر چکا ہوں۔ کہ جب ادنی الارض سے استعارۃً قادیان کا علاقہ مراد ہے تو پھر لازماً روم کے لفظ میں بھی استعارہ کے طور پر پاکستان مراد لیا جائیگا کیونکہ باؤنڈری کمیشن کے سامنے قادیان کے علاقہ یعنی ضلع گورداسپور کے متعلق ہی پاکستان اور ہندوستان کے درمیان اصل تنازعہ تھا۔ جس میں اس وقت پاکستان کو مغلوب ہونا پڑا تھا۔ اب اس تعلق میں یہ مزید بات قابل غور ہے اور واقعی یہ ایک بہت عجیب بات ہے کہ جو ٹرمز (Terms) یعنے مخصوص ہدایات باؤنڈری کمیشن کو اس معاملہ میں فیصلہ کرنے کی غرض سے ملی تھیں۔ ان میں (Contiguous Area) کے الفاظ نمایاں طور پر بیان کئے گئے تھے۔ جو ادنی الارض کے الفاظ کا لفظی ترجمہ ہے۔ کمیشن کو یہ ہدایت تھی۔ کہ دونوں حکومتوں کی حدود متعین کرتے ہوئے کسی علاقہ میں کسی قوم کی اکثریت کے پہلو کے علاوہ علاقہ کے الحاق و اتصال (یعنی Contiguous Area) کے پہلو کو بھی مدنظر رکھ کر فیصلہ کرے۔ اور جیسا کہ میں ذکر کر چکا ہوں۔ انگریزی کے یہ الفاظ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامی الفاظ ادنی الارض کا بالکل لفظی ترجمہ ہیں۔ جو خدا نے اپنے مسیح کی زبان پر آج سے ساٹھ سال پہلے جاری کئے۔ جبکہ یہ باتیں کسی کے خواب وخیال میں بھی نہیں تھیں۔ اور پھر عجیب تر بات یہ ہے کہ اس وقت غلبت الروم والی تقدیر کے مطابق گورداسپور کے علاقہ کے متعلق پاکستان کو کشمیر کے سوال کی وجہ سے غیر متوقع طور پر مغلوب ہونا پڑا تھا۔ مگر اب خدا چاہے تو اس تقدیر کے دوسرے پہلو یعنے سیغلبون کا وقت آنے والا ہے۔ باقی رہا وقت کی تعیین کا سوال۔ سو علمھا عند ربی ولا یضل ربی ولا ینسیٰ۔

میں اس موقعہ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے دوستوں سے پھر یہ تحریک کرتا ہوں۔ کہ وہ خدائی اشارات اور وقت کی علامات کو پہچانتے ہوئے ان ایام میں خاص طور پر تضرع اور انہماک کے ساتھ دعائیں کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ اسلام اور احمدیت کا حافظ و ناصر ہو۔ اور ہمارے لئے اپنی تمام نیک تقدیروں کو حرکت میں لا کر اور ہر امکانی تلخ تقدیر کو بدل کر بہتر سے بہتر نتائج پیدا کرے۔ اور حق وصداقت کا بول بالا ہو۔ آمین یا ارحم الراحمین و اٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العالمین ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم۔ فقط

خاکسار:۔ مرزا بشیر احمد ۲/۲/۵۷

تعلق باللہ

تقریر حضرت مولانا غلام رسول صاحب فاضل راجیکی برموقعہ جلسہ سالانہ ۵۶ء

تعلق باللہ کا مضمون اپنی وسعت کے لحاظ سے اس قدر تفصیلی پہلو اپنے اندر رکھتا ہے۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوۂ حسنہ کے رو سے جس قدر بھی صحابہ کرام اور ائمہ دین اور جملہ امت کے متبعین کے ذریعے اب تک قولاً اور فعلاً ظہور میں لائی گئی ہے۔ دراصل وہ تعلق باللہ کے مضمون ہی کی توضیح اور تشریح ہے۔ اور آج سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام جو حضرت رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین کی مظہریت کی شان کے ساتھ آپؐ کی بعثت ثانی کے دور میں جو تکمیل اشاعتِ ہدایت کا دور ہے۔ اقوامِ عالم کی وحدت اور اتحاد کے لئے تبلیغ رسالت کی غرض سے مبعوث فرمائے گئے۔ تا بشانِ حکمیت و عدلیت آیات بینات اور دلائل قاطعہ اور براہین ساطعہ کے ذریعے سب اقوام کو انواع اقسام کی ہدایات سے متمتع فرمائیں۔ اور الہامی بشارات اور معجزات کے ذریعے احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تعلیم کے دلکش اثرات سے مدتوں کے بچھڑے ہوئے لوگوں کو خدا تعالیٰ کی کامل معرفت اور کامل محبت کے طریقوں سے شناسا کر کے انہیں اللہ تعالیٰ کی ازلی ابدی حسین وجمیل ہستی سے ملا کر تعلق باللہ جو انسانوں کی زندگی کا اعلیٰ مقصد اور ابدی جنت کی راحتوں اور برکتوں اور نعمتوں کے حصول کا یقینی ذریعہ ہے۔ حاصل ہو سکے۔

اور اس موجودہ دور میں جو محمدی بعث کے دورِ اول یعنی تکمیل ہدایت کے دور کے بعد تکمیل اشاعتِ ہدایت کا دور ہے۔ پھر حضرت اقدس کے زمانۂ حیات کا لمحہ لمحہ بھی اپنی برکات معجزانہ کے رو سے تعلق باللہ کا نمونہ ہے۔ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے اس عالم تاریک میں تمام قوموں اور امتوں کی بصیرت اور ہدایت کے لئے مہرِ جہاں تاب کی جلوہ نمائی کے ساتھ اس دور میں پیش کیا گیا۔ اور حضرت اقدس نے علاوہ تعلق باللہ کی ان معجزانہ برکات کے جو حضور کی معجزانہ حیات میں مسلسل اور پے در پے روزانہ ظہور میں آتے رہے۔ حضور اقدس کی طرف سے علمی طور پر بھی اپنی مختلف کتب اور تحریروں اور تقریروں میں تعلق باللہ کے مضمون پر بہت کچھ بیان فرمایا ہے۔ اسی طرح سیدنا حضرت خلیفہ اول رضؓ کا زمانہ خلافت اور خلافت ثانیہ جو حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورِ خلافت ہے۔ اور جو اب تک چالیس سال کی مدت سے بھی اوپر برکات معجزانہ کے ساتھ چل رہا ہے۔ یہ سارا دورِ خلافت بھی تعلق باللہ کی تجلیات سے دن رات جلوہ نما ہے۔ علاوہ تعلیم العقائد کے خطبات کے تعلق باللہ پر بھی ایک مبسوط تقریر فرمائی۔ جو تعلق باللہ کے نام پر ہی طبع ہو کر اشاعت میں لائی گئی۔

میرا مضمون بھی اسلامی تعلیم کے ذکر کردہ مقدس مضامین کی خوشہ چینی کے طور پر ہے۔ اور میرا خیال ہے۔ کہ تعلق باللہ کے حصول کے ذرائع اور انواع و اقسام کے اسباب و وسائط علمی طور پر اور قولاً و فعلاً سینکڑوں اور ہزاروں کی تعداد سے بھی بہت بڑھ کر ہوں گے۔ اس لئے مناسب یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ وقت کی قلت کے لحاظ سے بطور نمونہ تعلق باللہ کے حصول کے کچھ پہلو نمبروار پیش کر دیئے جائیں۔ وباللہ التوفیق۔

آیت اللہ خالق کل شیءٍ و ھو الواحد القھار کے رو سے ہر چیز عالم ارواح سے ہو یا عالم اجسام سے یا مفرد ہو یا مرکب خدا تعالیٰ کی صفت خالقیت کے افاضۂ تخلیق کے ماتحت اس کی مخلوق ہی ہے۔ اور تمام مخلوقات جو کسی زمین یا کسی آسمان یا جو السماء اور کسی فضا میں پائی جاتی ہے۔ بلحاظ نظام قانونِ قدرت صفات الٰہیہ کی تجلیات جو اپنے سیر نزولی سے اعلیٰ علیین کے مقام سے اتر کر ملائکۃ المقربین کی تخلیق سے شروع ہو کر تحت الثریٰ کی پستیٔ اسفل جو اسفل السافلین کے لئے انتہائی تنزل کا مقام سمجھا جاتا ہے۔ یہ تمام سلسلۂ مخلوقات گویا انسانی نوع کی تخلیق کے لحاظ سے اس سیر نزولی کے حکیمانہ مقصد اور غرض کی رو سے اس کے باطن کا دوسرا رخ ارتقائی شان بھی دکھلانے والا ہے۔ اور اس صورت میں ملائکۃ اللہ کا وجود مخلوقات کی بلحاظ تخلیق پہلی کڑی ہے۔ اور انسانوں کی نوع مخلوقات سے بلحاظ تخلیق آخری کڑی۔ اور اگر مخلوقات کے سلسلہ پر غور و فکر کی نظر ڈال کر دیکھا جائے۔ تو ایسا معلوم ہوتا ہے۔ کہ گویا تمام مخلوقات کا سلسلہ ایک انجن اور مشین کی طرح چلایا جا رہا ہے۔ جس کی انتہائی غرض نوع انسان کے افراد کو تیار کرنا ہے۔ اور ملائکہ جو مخلوقات کی تخلیق کے لئے بطور پہلی کڑی کے ہیں۔ اس پہلی کڑی کے بعد کی تمام کڑیاں جو انسانوں کے وجود کے تیار ہونے کے لئے انواع اقسام کی درمیانی کڑیاں ہیں۔ یہ سب انسانی نوع کے ہی پرزے اور اجزا کے طور پر پائے جاتے ہیں۔ اور انسانی نوع کے ہر فرد کی فطری استعداد کی تکمیل میں بلحاظ انسانیت ہر آن مخلوقات کا سلسلہ تاثیرات اور تاثرات کے طبعی خواص کے ماتحت اسی طرح کی خدمات میں لگایا گیا ہے۔ کہ دنیا میں نوع انسان کے افراد پیدا ہوں۔ اور عالم مخلوقات میں نوع انسان کے ہر فردِ کامل کی حیثیت ایسی ہی ہے۔ جیسے جسم کے اندر جان کی یا دل اور دماغ کی حیثیت۔۔ انسانی روح اور اس کی کامل استعداد جو نظام قانون قدرت کے بہت سے ارتقائی زینوں کے ذریعے سے تیار ہوتی ہے۔ اگر وہ نظام شریعت کی صحیح تعلیم اور مناسب تربیت سے محروم ہو جاتی ہے۔ تو اس کی استعداد کا جوہر اس مفید اور پھلدار درخت کے بیج کی طرح ہے۔ جو بغیر نشوونما اور آبپاشی کے اپنے کمال سے جو درخت کے انتہائی کمال کی حد تک پہنچ سکتا تھا۔ اپنا کمال دکھانے سے محروم رہ گیا۔ یا نشوونما اچھے طور سے نہ ہونے سے ناکمل اور ناتمام حالت سے ناقص رہ گیا ہو۔ ورنہ انسانی فطرت بلحاظ اپنی کامل استعداد کے حسب فرمان تخلقوا باخلاق اللہ اور صبغۃ اللہ ومن احسن من اللہ صبغۃ و نحن لہٗ عابدون۔ اللہ تعالیٰ کا عبد اور عابد بننے سے بشان مظہریت خدا تعالیٰ کی صفات اور اخلاق کا نمونہ اختیار کرنے سے آئینہ خدا نما بن کر دنیا میں سب سے بڑا نشان اللہ تعالیٰ کی ہستی کا وہی بن جاتا ہے۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی ہستی کے لئے آسمانوں اور زمینوں کی تمام اشیاء حسب فرمان للہ یسجد ما فی السمٰوٰت وما فی الارض نظام قانونِ قدرت کے رو سے سربسجود اور اطاعت میں لگی ہیں۔ اسی طرح حسب فرمان وسخر لکم ما فی السمٰوٰت وما فی الارض جمیعا اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب اشیا جو آسمانوں میں ہیں اور زمین میں ہیں انسانوں کی خدمات میں لگا دی گئی ہیں۔ اور جس طرح اللہ تعالیٰ کی قدوس ہستی تمام مخلوقات کے لئے ایک ہی معبود ہے۔ اسی طرح نوع انسان کے کامل افراد اللہ تعالیٰ کی کامل شان مظہریت سے تمام مخلوقات کے لئے حسب فرمان ولقد کرمنا بنی آدم اور حسب فرمان ان اکرمکم عند اللہ اتقاکم سب مخلوقات کے لئے مخدوم بنائے گئے ہیں۔ جن کے برابر مرتبہ میں تمام خلق سے اور کوئی چیز نہیں جو کامل انسان کی طرح مخدوم العالمین قرار دی گئی ہو۔ اور ایسا کمال نظام شریعت کے ماتحت تعلیم و تربیت کے ذریعہ سے ہی ملتا ہے۔ (باقی)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رؤیا اور اسکی عملی تفسیر

مورخہ ۵ر فروری ۵۷ء بروز منگل مجلس علمی جامعۃ المبشرین کے زیر اہتمام جناب مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین کی زیر صدارت ۱۱ بجے دوپہر ایک اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں مکرم جناب مرزا منظور احمد صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج ایبٹ آباد نے ایک مقالہ پڑھا۔ جس کا عنوان تھا۔

"حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا ایک رؤیا اور قائد اعظم"

فاضل مقالہ نگار نے حضورؑ کی ایک رؤیا اور الہام مندرجہ تذکرہ صـ۷۹۷ـ (پرانا ایڈیشن) کی تعبیر اور تشریح بیان کی۔ اور ثابت کیا کہ قیام پاکستان۔ ہندو مسلم فساد قتل و خون اور ہجرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مذکورہ رؤیا کی عملی تفسیر ہے۔ اور یہ کہ رؤیا میں "سید محمدؐ علی شاہ" نامی شخص سے مراد قائد اعظم محمد علی جناح ہیں۔ یہ پُرمغز مقالہ ایک گھنٹہ دس منٹ تک جاری رہا۔

آخر میں سوالات کا موقع دیا گیا۔ جس پر متعدد اصحاب نے سوالات کئے۔ جن کے تسلی بخش جوابات فاضل مقالہ نگار نے دیئے۔ بعدہٗ جناب مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین نے صدارتی تقریر کی جس میں فاضل مقالہ نگار کی سعی کو سراہا۔ اس اجلاس میں جامعۃ المبشرین۔ جامعہ احمدیہ۔ ٹی آئی کالج۔ ٹی آئی ہائی سکول کے طلباء و اساتذہ اور دیگر اصحاب نے شرکت کی۔ اجلاس کے بعد حال ہی میں غیر ممالک سے واپس آئے ہوئے تین مبلغین مکرم جناب محمدؐ ابراہیم صاحب خلیل مبلغ سیرالیون۔ مکرم جناب مولوی محمد صدیق صاحب شاہد مبلغ سیرالیون ھر مکرم مولوی عبد الخالق صاحب مبلغ ایران کی استقبالیہ چائے کی دعوت تھی۔ انہیں جامعۃ المبشرین کی طرف سے خوش آمدید کہا گیا۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی صدارت میں ہر مبلغ نے مختصر سی تقریر کی۔ اور بعد دعا یہ تقریب اختتام پذیر ہوئی۔ (جمیل الرحمن بی ایس سی سیکرٹری مجلس علمی جامعۃ المبشرین ربوہ۔)

محترم درد صاحب مرحوم کی زندگی کا ایک اہم ورق

جناب محمد نسیم صاحب ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ ڈی بیرسٹر ایٹ لاء

میں اکتوبر ۱۹۲۶ء میں جب بغرض تعلیم لندن آیا۔ اس وقت مسجد لندن کا افتتاح ہوا تھا۔ لندن یونیورسٹی میں ایل ایل ڈی کے لئے داخلہ لیا اور پھر وہاں سے بیرسٹری بھی پاس کی اور ایل ایل ڈی کی ڈگری بھی۔ اس زمانہ میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم رضی لندن مشن کے انچارج تھے۔ وہیں میرا ان سے تعارف ہوا۔ اور دوران قیام انگلستان میں ملاقات کا سلسلہ جاری رہا۔ درد صاحب رضی مجھ سے بہت پُرخلوص اور محبت کے طریق سے ملتے تھے۔ مجھے بھی ان سے بہت انس تھا۔ اور میں ان کا بہت احترام کرتا تھا۔ اکثر مجھے مشن ہاؤس میں بلواتے اور مجھ سے مشورہ بھی لیتے۔ یوں تو ان کے بہت سے واقعات ہیں۔ لیکن میں خاص طور پر ایک واقعہ کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ جس سے معلوم ہوگا کہ انگلستان میں مرحوم کا حلقہ اثر کتنا وسیع تھا۔ اور یورپین اور انگریز لوگوں کے دلوں میں آپ کا کس قدر احترام تھا۔ مرحوم کی سادہ مزاجی، اخلاص اور گفتگو کا نہایت پُر اثر انداز ان کو ہر طبقہ میں ہر دلعزیز بنا دیتا تھا

اس زمانے میں لنڈن مشن نہ صرف جماعت احمدیہ کا تبلیغی ادارہ تھا بلکہ بڑی حد تک اسے مسلمانان ہند کا ترجمان سمجھا جاتا تھا۔ کانگریسی اور ہندو لیڈر اکثر ولایت آتے تھے اور ان کے ممبران پارلیمنٹ اور دوسرے لیڈروں سے عموماً اور لیبر پارٹی سے خصوصاً گہرے تعلقات تھے۔ برخلاف اس کے مسلمان لیڈر اول تو لندن آتے ہی کم تھے دوسرے ان کا وہاں کوئی مرکز نہ تھا۔ درد صاحب مرحوم کے تعلقات اکثر مقتدر ممبران پارلیمنٹ اخبارات کے ایڈیٹروں اور دیگر علمی مجالس کے ارکان سے بہت اچھے تھے اور آپ ان کو مسجد لندن میں اکثر تقریبات کے موقع پر اور چائے اور کھانے پر مدعو کرتے تھے۔

سوامی شردھانند کے قتل کے بعد مسلمانان ہند نے ہندوستان کی گورنمنٹ سے مطالبہ کیا کہ آئندہ اگر کوئی شخص آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک میں گستاخی کا مرتکب ہو۔ یا کوئی اشتعال انگیز تحریر شائع کرے تو سزا دی جائے۔ اس کے متعلق بہت سے جلسے مختلف شہروں میں کئے گئے۔ حکومت کو عرضداشتیں بھجوائی گئیں۔ لیکن کوئی خاطر خواہ نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔ مرکز سے درد صاحب مرحوم کو ہدایت ہوئی کہ وہ اس کے متعلق پارلیمنٹ میں سوال اٹھوائیں۔ چنانچہ ایک دن جب میں نے درد صاحب کو فون کیا۔ تو انہوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ تعزیرات ہند کی فلاں فلاں دفعات کا کیا مطلب ہے میں درد صاحب سے کافی بے تکلف تھا۔ میں نے کہا درد صاحب آپ تو امام مسجد ہیں آپ کو تعزیرات ہند کی دفعات سے کیا تعلق؟ اس پر انہوں نے مجھے بتایا کہ کیا معاملہ ہے۔ اور پھر پوچھا اب بتاؤ کہ کیا تعزیرات ہند میں ایسی کوئی دفعہ موجود ہے کہ جو مسلمانوں کے موجودہ مطالبہ کو پورا کر سکے میں نے کہا اس کا جواب غور کرنے کے بعد دوں گا۔ چنانچہ بعد میں میں نے درد صاحب کو بتا دیا کہ ایسی کوئی دفعہ تعزیرات ہند میں نہیں ہے۔

کچھ عرصہ بعد درد صاحب مرحوم مجھے ملے اور انہوں نے بتایا کہ میں کئی ممبران پارلیمنٹ سے ملا ہوں لیبر پارٹی کے ممبران نے تو اس معاملے میں دخل دینے سے صاف انکار کر دیا اور کہا کہ ہندوؤں پر اس کا اچھا اثر نہیں پڑے گا۔ کنزرویٹو اور لبرل ممبران نے بھی اس میں کوئی خاص دلچسپی نہیں لی۔ صرف دو ممبر اسبات کے لئے تیار ہوئے کہ وہ پارلیمنٹ میں سوال کریں گے۔ انہوں نے فی الواقعہ یہ سوال اٹھایا۔ اور وزیر ہند نے جواب میں کہا کہ حکومت اس مسئلہ پر غور کرے گی چنانچہ بعد میں وزیر ہند کی طرف سے گورنمنٹ آف انڈیا کو ہدایت کی گئی اور تعزیرات ہند میں مطلوبہ دفعہ کا اضافہ ہوا۔ اس کے تحت کسی مذہبی لیڈر کے خلاف توہین آمیز یا اشتعال انگیز تقریر یا تحریر قابل سزا قرار دی گئی۔ یہ درد صاحب مرحوم کی ہی کوششوں کا نتیجہ تھا کہ مسلمانوں کا ایک اہم مطالبہ پورا ہوا۔

ہندوستان واپس آکر جب میں الہ آباد سے قادیان جاتا تو اکثر ملاقات ہوتی۔ آپ مجھ پر بہت ہی عنایت اور کرم فرماتے۔ پھر پاکستان بننے کے بعد میں کراچی آیا تو وہاں بھی ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ کیونکہ درد صاحب اکثر سلسلہ کے کاموں کے تعلق میں کراچی آیا کرتے تھے۔ جلسہ سالانہ یا مشاورت کے موقع پر کراچی سے ربوہ آنا ہوتا۔ تو درد صاحب سے لمبی ملاقات کا موقع ملتا۔ جوں جوں مدت گذرتی گئی درد صاحب مرحوم سے میرے تعلقات مضبوط سے مضبوط تر ہوتے گئے۔ میں مرحوم کو اپنا ایک مخلص کرم فرما سمجھتا تھا۔

فروری ۱۹۵۵ء میں وہ کراچی آئے تھے تو ان سے ملاقات ہوئی تھی۔ اس وقت مجھے کیا معلوم تھا کہ یہ آخری ملاقات ثابت ہوگی۔ اس کے بعد مارچ ۱۹۵۵ء میں میں انگلستان چلا آیا۔ میرا یہ خیال تھا کہ سفر یورپ میں وہ سیدنا حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ کے ساتھ ہوں گے اور لندن میں ان سے ملاقات ہوگی لیکن افسوس کہ یہ آرزو پوری نہ ہوئی۔

مرحوم نے ہر نازک موقع پر مسلمانوں کی اور جماعت احمدیہ کی جو شاندار خدمات سرانجام دیں۔ ان کا صحیح اندازہ وہی لوگ کر سکتے ہیں۔ جن کو درد صاحب سے شرف ملاقات حاصل تھا یا جن کو ذاتی طور پر درد صاحب مرحوم کی خدمات کا علم تھا مرحوم میں نام ونمود کی خواہش نہ تھی۔ ہر کام نہایت خاموشی اور خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے تھے اگر ان کے مفصل واقعات لکھے جائیں۔ تو ان میں سلسلہ احمدیہ کے ایک نہایت اہم دور کی بہت کچھ تاریخ آجائے گی۔ اور وہ مسلمانان ہند کی تقسیم سے قبل کی تاریخ کا بھی ایک اہم جزو ہوں گے۔

اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریق رحمت کرے اور ان کے درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

درخواست دعا

از مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب

سید منیر الحصنی صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے بڑے بھائی سید محمد الحصنی صاحب شدید بیمار ہیں۔ ان کا ہسپتال میں ایک اپریشن ہوا تھا۔ زخم اچھا ہو کر پھر ابھر آیا ہے۔ جس کا اثر ان کی گردن پر ہے۔ اور دو ماہ سے وہ صاحب فراش ہیں۔ احباب سے یہ مخفی نہیں کہ یہ پہلا خاندان ہے کہ جس کے افراد احمدیت کے ساتھ پورے اخلاص سے وابستہ ہوئے ہیں۔ اور اپنی قدیم تاریخ کے لحاظ سے اس خاندان کو اسلام اور مسلمانوں کی ہمیشہ خدمت کرنے کا موقع ملتا رہا ہے۔ چوٹی کے علماء اس خاندان میں ہوئے ہیں۔ اور یہ اللہ تعالےٰ کا احسان ہے کہ اس خاندان کو پھر اس نے چن لیا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ان کی صحت یابی کی دعا مانگیں۔ ہمارے تجربہ میں آچکا ہے۔ کہ جماعت کی دعائیں معجزانہ اثر رکھتی ہیں۔ پس احباب ان کی صحت کے لئے خاص طور پر دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ جزائے خیر دے۔

(ناظر امور خارجہ)

ہاکی کے کھلاڑی توجہ فرمائیں

دفتر تحریک جدید کے کمیٹی روم میں انشاء اللہ تعالےٰ تین بجے بعد نماز جمعہ بتاریخ ۸ر فروری ۵۷ء احمدیہ سپورٹس ہاکی کلب کا ایک اجلاس عام ہوگا جس میں کلب کے عہدیداران کا انتخاب عمل میں آئے گا ــ ہاکی کے جملہ کھلاڑیوں سے شمولیت کی درخواست کی جاتی ہے

خاکسار شبیر احمد منتظم احمدیہ سپورٹس ہاکی کلب ربوہ

ایک ضروری اعلان

جملہ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ آئندہ نظارت حفاظت سے متعلقہ جملہ ڈاک نظارت امور عامہ میں بھجوا کر ممنون فرمائیں

ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ

پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ

اوّل۔ تمام نمائندگان مجلس مشاورت ۱۹۵۶ء پانچ سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ میں منظور حصہ لیں

دوم۔ ہر امیر ضلع پر اس امر کی ذمہ داری ہے کہ وہ اپنے ضلع میں سے آٹھ دس سال سوا فراد اس سکیم میں شامل کرے جو پانچ پانچ روپیہ ماہوار حسب سکیم پنج سالہ قرضہ تعلیمی بمد سکیم مرکز میں جمع کروائیں۔ اگر کسی ضلع میں شامل ہونے والے افراد کی تعداد کم وبیش ہو تو اس نسبت سے کمی بیشی کر کے شمولیت اختیار کی جائے۔ سکیم کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

خلاصہ سکیم

جماعت کا ہر پیشہ کا فرد مرد ہو یا عورت اس میں حصہ لے سکتا ہے۔ جو کم از کم ایک روپیہ ماہوار یا چھ روپے ششماہی بمد سکیم مرکز میں بھیجے۔ ہر نئے سال قسط گھٹا یا بڑھا سکتا ہے۔ اس کی سالانہ جمع شدہ رقم کی اطلاع مرکز سے جاری ہو کر ہر ایک ممبر کو دی جائے گی۔ ہر سال جمع شدہ رقم کا ۳/۵ وظائف پر خرچ ہوگا باقی ۲/۵ کو تجارت پر لگا کر بڑھانے کا اختیار صدر انجمن احمدیہ کو ہوگا کسی ممبر کو پہلے پانچ سال کے دوران میں اپنی جمع شدہ رقم کا کوئی حصہ واپس طلب کرنے کا اختیار نہ ہوگا۔ چھٹے سال ۱/۵ حصہ واپس ملے گا۔ ساتویں سال ۲/۵ اور علیٰ ہذا القیاس دسویں سال ساری رقم بالنقایا۔

سکیم کے مندرجہ ذیل حصے ہوں گے۔ اوّل زمیندارہ۔ قرضہ تعلیم۔ دوم اہل حرفہ کا سوم ملازمین کا۔ چہارم مستورات کا اور پنجم مختص بالذات۔ اول۔ دوم۔ سوم کا یونٹ ضلع ہوگا۔ یعنی ایک ضلع کی آمد اس ضلع کے اسی پیشہ کے امیدواروں پر خرچ ہوگی۔ چہارم و پنجم کا یونٹ صوبہ ہوگا۔ مستورات کی طرف سے آمد مستورات پر ہی اسی صوبہ میں خرچ ہوگی اور جو احباب پچاس روپے ماہوار پانچ سال تک جمع کرائیں گے ان کی رقم سے جاری شدہ وظیفہ ان کے نام پر ہوگا اور مختص بالذات کہلائے گا۔

یہ وظائف میٹرک کے بعد کی تعلیم کے لئے جاری ہوں گے۔ ممبران بطور قرضہ دیں گے۔ ان کی رقم پراویڈنٹ فنڈ کے طریق پر جمع ہوتی رہے گی اور وظائف لینے والے طلباء حسب قواعد نظارت تعلیم سے بطور قرضہ حسنہ وظائف لیں گے۔

نمائندگان مجلس مشاورت کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اس سکیم میں حسب حیثیت شامل ہوں۔ اور رقم بھجوائیں۔ اور نظارت کو اطلاع دیں (ہر ایک رقم افسر خزانہ صدر انجمن احمدیہ بمد پنج سالہ تعلیمی قرضہ حسنہ میں آنی چاہیئے)

امراء صاحبان کی خدمت میں درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے ضلع میں سے حسب فیصلہ شوریٰ مقررہ تعداد احباب کو سکیم میں شامل کرنے کی کوشش فرمائیں اور جلد از جلد اس سکیم کو کامیاب بنا کر عنداللہ ماجور ہوں۔

ناظر تعلیم۔ ربوہ

اعلان دار القضاء

محترمہ امۃ الرشید صاحبہ نے عبدالمالک صاحب ابن احمد الدین صاحب و احمد دین صاحب ساکنان گجرات حال حسنین آباد لاہور چھاؤنی کے خلاف بعض مطالبات پر مشتمل ایک درخواست دے رکھی ہے۔ اس کی سماعت مؤرخہ ۳ مارچ ۱۹۵۷ء (۳/۳/۵۷) کو ہوگی۔ چونکہ معمولی طریق پر اطلاع نہیں دی جاسکی اس لئے بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے۔ عبدالمالک صاحب ولد احمد دین صاحب دونوں اب جواب دہی کے لئے تشریف لائیں۔ اگر اس اعلان پر بھی نہ تشریف نہ لائے تو یکطرفہ کارروائی کر کے فیصلہ کر دیا جائے گا۔

ناظم دار القضاء۔ ربوہ

دعوت ولیمہ

مؤرخہ ۲ فروری۔ بروز ہفتہ دوپہر کے وقت مکرم میاں عبدالعزیز صاحب نے . . . . اپنے صاحبزادے عبدالرشید صاحب ارشد شاہد مربی جماعت احمدیہ کوئٹہ کی دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔ دیگر بزرگان سلسلہ و خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علاوہ . . . . ازراہ کرم حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بھی شرکت فرمائی

مکرم عبدالرشید صاحب ارشد کا نکاح مؤرخہ ۲۹ دسمبر کو حضرت اقدس امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے امۃ السلام بیگم صاحبہ بنت مکرم حافظ مبین الحق صاحب شمس آف کراچی کے ساتھ پڑھا تھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کیلئے بابرکت بنائے۔ آمین

(مینجر الفضل)

نقد و نظر

محترم مولانا عبدالرحیم صاحب درد مرحوم کے پانچ انگریزی مقالے

درد برادرز ۲۲ میکلوڈ روڈ لاہور نے حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب درد ایم۔اے رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پانچ بیش قیمت انگریزی مقالات "The Need Of Revelation And the Three Other Essays"

Co-operation

کے نام سے کتابی شکل میں شائع کئے گئے ہیں جو درد صاحب محترمؓ نے ریویو آف ریلیجنز (انگریزی) اور بعض دوسرے انگریزی رسالوں میں شائع فرمائے تھے مقالہ کے عنوانات درج ذیل ہیں:

(۱) الہام کی ضرورت (۲) کیا ہم اب بھی مسیحی رہ سکتے ہیں؟ (۳) اسلام ہی زندہ مذہب ہے (۴) اسلام اور تمدن (۵) تعاون اور اشتراک کی اہمیت۔

اگرچہ یہ مقالے آج سے بہت عرصہ پہلے لکھے گئے تھے لیکن ان میں جن مسائل پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ انسانی زندگی کے لحاظ سے ان کی اہمیت آج بھی ویسی طرح مسلم ہے جس طرح اس وقت تھی بلکہ ہمیشہ مسلم رہے گی۔ انسانی زندگی کا منتہائے مقصود اور اس کو حاصل کرنے کے ذرائع کوئی ایسا موضوع نہیں ہے کہ جس کی اہمیت کسی زمانے میں بھی کم ہو سکے۔ دنیا میں حقیقی تہذیب اور حقیقی ترقی اس بنیادی مسئلہ کے خاطر خواہ حل کے ساتھ وابستہ ہے ان مقالوں میں اس مسئلہ پر نہایت احسن پیرائے میں روشنی ڈالی گئی ہے اور اسلام اور احمدیت کی تعلیم کو پیش کر کے اس حقیقت کی نشاندہی کی گئی کہ جب تک دنیا فوز و فلاح کے اس سرچشمہ سے سیر ہو کر نہیں پیئے گی اس وقت تک حقیقی فلاح اور حقیقی کامیابی اسے نصیب نہیں ہوگی۔ اور اس وقت تک دنیا میں مستقل اور پائیدار امن کی بنیاد نہ پڑے گی۔

محترم درد صاحب مرحومؓ جماعت کے نادر اہل علم اور اہل قلم حضرات میں سے تھے۔ زندگی بھر آپ دیگر اہم مصروفیات کے ساتھ ساتھ علمی ریسرچ اور تصنیف کے کام میں بھی مشغول رہے اور بہت سی قیمتی کتابیں تصنیف کرنے کے علاوہ متعدد مضامین بھی آپ نے سلسلہ کے اخبارات اور دوسرے جرائد میں شائع فرمائے۔ ہم سمجھتے ہیں درد برادرز نے آپ کے مضامین کا یہ انتخاب شائع کر کے ایک بڑی خدمت سرانجام دی ہے۔ کیونکہ یہ نہایت اہم اور بنیادی مسائل پر مبنی ہیں اور تبلیغ کے لئے بھی بہت مفید ثابت ہو سکتے ہیں۔

کتاب کا ٹائیٹل کاغذ اور طباعت نہایت عمدہ اور دیدہ زیب ہے۔ علاوہ ازیں کتاب میں درد صاحب کا فوٹو بھی دیا گیا ہے۔ آپ کے حالات زندگی پر مشتمل لنڈن کے اخبار Sphere کا وہ نوٹ بھی درج ہے۔ جو آپ کے قیام انگلستان کے دوران اس نے شائع کیا تھا

قیمت فی کاپی:۔ ایک روپیہ۔

ملنے کا پتہ:۔ درد برادرز ۲۲ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

پتہ جات مطلوب ہیں

ذیل کے موصی احباب کے موجودہ ایڈریس کی دفتر ہذا کو ضرورت ہے۔ اگر موصی احباب اس اعلان کو خود پڑھیں تو وہ اپنے موجودہ ایڈریس سے دفتر ہذا کو آگاہ فرمائیں یا اگر کوئی دوست ان کے ایڈریس سے علم رکھتے ہوں تو وہ برائے مہربانی ان کے ایڈریس سے دفتر ہذا کو مطلع فرمائیں۔ ازحد ممنون ہوں گا۔

وصیت نمبر	نام	ولدیت	سابقہ سکونت
۱۲۶۲۸	میاں محمد صاحب	امام الدین صاحب	پھلو کے ڈاکخانہ خاص ضلع گوجرانوالہ
۱۲۸۷۵	چوہدری فیض الرحمن خان صاحب	چوہدری محمد علی خان صاحب	ساکن چک نمبر ۳۵/۲-L ڈاکخانہ نمبر ۳۲/۲-L ضلع منٹگمری
۱۳۰۷۵	شاہ احمد سعید صاحب	سید مہتاب شاہ صاحب	ساکن کھوتکہ ڈاکخانہ نوشہرہ ضلع سرگودھا

سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ

دعائے نعم البدل

میرا بھانجہ اور ماسٹر نذیر احمد صاحب مدرس مدرسہ کمالہ ساکن نانو ڈوگر کا لڑکا عزیزم اسد اللہ عرصہ ایک سال بیمار رہ کر مؤرخہ ۱۸/۱ بروز جمعہ اپنے مولیٰ حقیقی کو جا ملا۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ احباب کرام دعائے نعم البدل اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی دعا فرمائیں۔

سردار غلام احمد مصطفیٰ احمدی نانو ڈوگر

کشمیر کے متعلق نہرو کی پالیسی یقیناً امن کے منافی ہے

برطانوی لبرل پارٹی کی جانب سے بھارتی وزیر اعظم کی مذمت

لندن ۷ر فروری۔ برطانیہ کی لبرل پارٹی کے لیڈروں نے کشمیر کے متعلق بھارتی وزیر اعظم پنڈت نہرو کے رویے کی مذمت کی ہے۔ اور اس امر پر زور دیا ہے کہ کشمیر کا فیصلہ اقوام متحدہ کی نگرانی میں کیا جائے۔۔

لبرل لیڈروں کی کمیٹی نے مشترک بیان میں کہا ہے کہ پنڈت نہرو کی کشمیر پالیسی بین الاقوامی امن کے منافی ہے۔ اور دولت مشترکہ کے نظریات کی شکست ہے۔ نیویارک کی اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ امریکہ کے مشہور جریدہ ٹائم نے لکھا ہے کہ پچھلے ہفتے ساری دنیا میں جو بات ہر ایک کی زبان پر تھی وہ یہ تھی ۔۔۔ کہ جواہر لال نہرو کی عزت اور شہرت منوں مٹی تلے دب گئی۔ اس اخبار نے لکھا ہے کہ برطانیہ میں تو پنڈت نہرو کی خاصی عزت کی جاتی تھی۔ لیکن اس کا خاتمہ اس وقت شروع ہوا۔ جب بھارتی نمائندوں نے سویز کے مسئلہ سے ذرا سی توجہ ہٹا کر ہنگری پر توجہ دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد جب حفاظتی کونسل نے صفر کے مقابلے میں دس ووٹوں سے کشمیر کے بارے میں قرارداد منظور کی۔ تو خود پنڈت نہرو ہی نے اس کی خلاف ورزی کی۔ یہ ان کی عزت کے تابوت میں آخری کیل تھا اب یہ کیفیت ہے کہ برطانیہ کا ہر ایک باشندہ یک آواز نہرو کی مذمت کر رہا ہے، اور مغربی ممالک، اخلاقیات کا درس دینے والے نہرو کے رویہ پر نکتہ چینی میں رطب اللسان ہیں۔

امریکی شہر میں گیس پھٹنے سے زبردست تباہی

رینو (نوادا) ۷ر فروری۔ کل یہاں قدرتی گیس کی ایک ذخیرہ گاہ میں زبردست دھماکا ہو گیا۔ جس سے کئی عمارتیں تباہ ہو گئیں۔ ایک شخص ہلاک اور بیس زخمی ہو گئے۔ سرکاری حلقوں نے بتایا ہے۔ کہ کئی ایک آدمی ہلاک اور بہت سے زخمی ہوئے ہیں۔ دھماکے کے ایک گھنٹہ بعد آگ کے شعلے آسمان سے باتیں کرنے لگے۔ اور مکانوں کی چھتیں دو دو سو فٹ تک فضا میں بلند چلی گئیں۔ اب تک جو لاش ملی ہے۔ وہ ایک عورت کی ہے شہر میں آگ بجھانے والے سارے انجن یکدم موقع پر پہنچ گئے۔ ذخمیوں کو فوراً ہسپتالوں میں پہنچا دیا گیا۔ اب بھی ہر طرف ایک قیامت مچی ہوئی ہے۔

مصر سے تجارت بڑھانے کے لئے جاپان کا ارادہ

ٹوکیو ۷ر فروری۔ جاپانی دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے کل بتایا کہ وزارت خارجہ کے ایک اعلےٰ افسر کو جلد ہی مصر بھیجا جائیگا جو دونوں ملکوں کے درمیان تجارت کی توسیع کے لئے بات چیت کرے گا۔ یہ افسر ۹ فروری کو روانہ ہو جائے گا۔

عراق کیلئے مزید اسلحہ کے سوال پر امریکی صدر سے امیر عبدالالٰہ کی گفتگو

واشنگٹن ۷ر فروری۔ عراق کے ولی عہد امیر عبدالالٰہ نے کل صدر آئزن ہاور سے ملاقات کی آپ نے بعد میں بتایا کہ آپ کے اور صدر کے درمیان اس امر پر اتفاق ہو گیا ہے کہ مشرق وسطیٰ کے معاملات ہماری امیدوں کے مطابق طے ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا حکومت عراق مسٹر آئزن ہاور کے منصوبے سے خوش ہے اور مشرق وسطیٰ کے دوسرے ممالک بھی غور و فکر کرنے کے بعد ضرور اس کا خیر مقدم کریں گے۔ اس ضمن میں انہوں نے شاہ سعود کے اس بیان کا ذکر کیا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ "میری طرح دوسرے عرب لیڈروں کے سامنے بھی منصوبے کی وضاحت ہو جائے۔ تو وہ اس کی حمایت کریں گے۔

مسٹر آئزن ہاور سے عراقی ولی عہد کی یہ پہلی ملاقات تھی۔ انہوں نے عراق کے لئے مزید دفاعی اسلحہ کی ضرورت پر بھی صدر امریکہ سے بات چیت کی۔ اس کے بعد انہوں نے وزارت دفاع کے حکام سے تبادلہ خیالات کیا۔

آئزن ہاور پلان پر بحث

واشنگٹن ۷ر فروری۔ امریکی سینیٹ میں ری پبلکن پارٹی کے لیڈر مسٹر ولیم نولینڈ نے صدر آئزن ہاور سے کہا ہے کہ سینیٹ میں مشرق وسطیٰ کے متعلق صدر کی تجاویز پر بحث اگلے ہفتے شروع ہوگی۔

سکولوں میں ایٹمی تعلیم کے لئے عطیہ

واشنگٹن ۷ر فروری۔ امریکہ کی نیشنل سائنس فاؤنڈیشن نے ایٹمی تحقیقاتی ادارے کو ایک لاکھ ۱۵ ہزار ڈالر کا عطیہ دینے کا اعلان کیا ہے۔ یہ رقم ہائی سکولوں میں ایٹمی معلومات کے لیکچروں اور نمائشوں پر صرف کی جائے گی۔

الجزائری عوام کو خود ارادیت کا حق دیا جائے

اقوام متحدہ کی سیاسی کمیٹی کیلئے افریقی اور ایشیائی ملکوں کی قرارداد

نیویارک ۷ر فروری۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل مسٹر ڈاگ ہیمرشولڈ سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ فرانس اور الجزائر کے باشندوں کی مدد کریں تاکہ باہمی گفت وشنید کے ذریعہ الجزائر میں جنگ ختم کی جا سکے۔

یہ درخواست اٹھارہ ایشیائی اور افریقی ملکوں کی ایک قرارداد میں کی گئی ہے جو جنرل اسمبلی کی سیاسی کمیٹی میں پیش کی جائے گی جس میں آجکل الجزائر کے مسئلہ پر بحث کی جا رہی ہے۔ قرارداد میں فرانس سے درخواست کی گئی ہے کہ وہ الجزائر کے عوام کی خواہش پر لبیک کہے اور انہیں خود ارادیت کا حق عطا کر دے۔

قرارداد میں فرانس اور الجزائر کے عوام سے کہا گیا ہے کہ الجزائر میں جنگ ختم کرنے اور اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق باہمی اختلافات کے تصفیہ کے لئے وہ دونوں فوراً گفت وشنید شروع کر دیں۔

آخری پیراگراف میں اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل سے کہا گیا ہے کہ گفت وشنید شروع کرنے کے سلسلہ میں وہ فریقین کی امداد کریں اور جنرل اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں اپنی رپورٹ پیش کریں

قرارداد کی تمہید میں الجزائر کی موجودہ جدوجہد کا ذکر کرتے ہوئے کہا گیا ہے کہ موجودہ کشمکش سے بہت سے آلام و مصائب پیدا ہو گئے ہیں اور قوموں کی ہم آہنگی میں خلل پڑ رہا ہے۔ اس لئے اسمبلی کو چاہیئے کہ وہ اقوام متحدہ کے منشور کے تحت الجزائر "کا" حق خود ارادیت تسلیم کرے۔

قرارداد کے محرک

یہ قرارداد افغانستان۔ برما۔ لنکا۔ مصر انڈونیشیا۔ ایران۔ عراق۔ تونس۔ لبنان۔ مراکش نیپال۔ پاکستان۔ سعودی عرب۔ اردن۔ سوڈان شام اور یمن نے پیش کی ہے۔

ایشیائی افریقی گروپ کے چیئرمین اور اردن کے نمائندے مسٹر عبدالمنعم رفاعی نے گروپ کے اجلاس میں قرارداد کی تکمیل کے بعد کہا کہ ہمیں امید ہے کہ بعض دوسرے ممالک بھی قرارداد کی تحریک کرنے پر رضامند ہو جائیں گے۔

اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ قرارداد کے محرکوں میں بھارت۔ فلپائن اور جاپان کا نام موجود نہیں ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ فلپائن کے نمائندے نے گروپ کے اجلاس میں اس امر پر زور دیا تھا کہ قرارداد اور زیادہ نرم بنائی جائے کیونکہ اس صورت میں تعاون کے امکانات زیادہ ہو جائیں گے۔ انہوں نے کہا کہ فرانس پر اگر یہ زور دیا گیا کہ الجزائر کو حق خود ارادیت دیا جائے اور سیکرٹری جنرل سے اس سلسلے میں مداخلت کرنے کو کہا گیا تو فرانس کا رویہ اور زیادہ سخت ہو جائے گا۔

فرانس نے صاف صاف کہہ دیا ہے کہ وہ الجزائر کو ایک خاص داخلی معاملہ تصور کرتا ہے اور وہ اس میں اقوام متحدہ کی مداخلت برداشت نہیں کرے گا۔

ہانگ کانگ میں پاکستان کا تجارتی دفتر

کراچی ۷ر فروری۔ حکومت پاکستان نے ہانگ کانگ میں اپنا ایک تجارتی دفتر کھولنے کا فیصلہ کیا ہے

تجارتی نرخ

لائل پور

اجناس۔ گندم ۱۶/۱۲ تا ۱۷/۴ نخود ۱۱/۴ جوار ۱۳/۴ تا ۱۳/۸ روپے باجرہ ۱۴/۸ تا ۱۵/۰ روپے۔ مکی ۱۳/۸ تا ۱۳/۱۲ روپے ماش ۲۹/۰ تا ۳۱/۰ روپے مونگ ۲۷/۰ تا ۲۸/۰ روپے۔ دال نخود ۱۲/۶ توریہ ۱۶/۰ تا ۱۷/۸ روپے مرچ ۸۰/۰ تا ۹۵/۰ روپے گڑ ۲۰/۰ تا ۲۶/۰ روپے رسکٹ ۱۵/۰ تا ۱۶/۰ روپے شکر ۲۴/۸ تا ۲۶/۸ روپے۔ کھانڈ دیسی ۴۰/۰ تا ۶۰/۰ روپے۔

صرافہ سونا حاضر ۱۱۲/۰ روپے چاندی تیزابی ۱۸۵/۰ روپے۔ نقرئی چاندی ۷۶/۰ روپے سکے ۱۶۶/۰ روپے۔ پونڈ ۷۵/۸ روپے

قرآن کریم کی طباعت کے لئے کاغذ

ڈھاکہ ۷ر فروری۔ کرنافلی پیپر ملز نے ایک خاص قسم کا کاغذ تیار کیا ہے۔ جو قرآن کریم کی طباعت کا کاغذ کہلاتا ہے۔ اس سے قرآن کریم کے مقبول عام نسخوں کی بڑھتی ہوئی مانگ کو پورا کیا جا سکے گا یہ نسخے خاص رعایتی نرخوں پر مہیا کئے جائیں گے۔ امید ہے دو ماہ کے اندر اندر اس خاص قسم کے کاغذ کی تیاری شروع ہو جائے گی کرنافلی پیپر ملز میں اب کرافٹ پیپر بھی تیار کیا جا رہا ہے جس سے سیمنٹ کے تھیلے بنائے جاتے ہیں۔ اس کاغذ سے چائے اور سگرٹ پیکٹ بھی بنائے جائیں گے۔

درخواست دعا

میری دونوں لڑکیاں ... امسال فاضل کا امتحان دے رہی ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے

اللہ دتا سیکرٹری مال جماعت احمدیہ بارو سلی ضلع گجرات

ہیگ کے پادریوں کی خدمت میں دس سوال

ہالینڈ کے اخبارات میں ان سوالوں کی وسیع پیمانے پر اشاعت اور بعض اخبارات کی طرف سے جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کا اعتراف

(از مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب مبلغ انچارج ہالینڈ مشن۔ ہیگ)

گذشتہ ماہ جنوری کے آخری عشرہ میں ہیگ کے ایک سو بیس پروٹسٹنٹ پادریوں کی خدمت میں احمدیہ مسلم مشن ہالینڈ کی طرف سے عیسائی اعتقادات کے بارہ میں دس سوال تیار کر کے بھجوانے کا اہتمام کیا گیا۔ اور ان سے یہ خواہش ظاہر کی گئی کہ اگر وہ ان سوالات کے جواب تحریری یا تقریری جس رنگ میں وہ مناسب خیال فرمائیں ہمیں عنایت فرمائیں یا ان کے متعلق تبادلہ خیالات کے لئے تیار ہوں۔ تو ہم اسے بڑی قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور ان کی اس تکلیف فرمائی کے از حد ممنون ہوں گے۔

ہم نے ان سوالات کو پیش کرتے ہوئے ابتداءً یہ ذکر بھی کیا کہ ہمارا اعتقاد اور ہمارے ساتھ دیگر کروڑوں افراد کے بنیادی اعتقادات کا ایک کثیر حصہ ایسا ہے جو آپ کے اعتقادات سے نہ صرف مختلف ہے بلکہ متناقض ہے۔ ہم یہ امر کبھی بھی تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں کہ مشرقی لوگوں کے نزدیک صداقت کا معیار اور ہے اور مغربی لوگوں کے نزدیک اور۔ ایک صداقت کے لئے مشرق و مغرب کی کوئی تمیز نہیں ہو سکتی۔ اور ہمارا خیال ہے کہ آپ بھی اس اصل سے ضرور متفق ہوں گے۔ اس حقیقت کے پیش نظر ہم اگر آپ کے اعتقادات کے بارہ میں آپ سے استفسارات کریں اور ان کی حقیقت معلوم کرنا چاہیں تو امید ہے ہمارا یہ اقدام بے جا تصور نہیں کیا جائے گا

پادریوں کے علاوہ ہم نے یہ سوالات تمام روزناموں اور بعض بیرونی اخبارات کو بھی بھجوائے چنانچہ اوٹرڈم اور ہیگ کے اخبارات نے خلاصہ کے ساتھ اس امر کا تذکرہ خصوصیت سے کیا کہ جب سے ہیگ میں مسجد تعمیر ہوئی ہے احمدیہ مسلم مشن کی مساعی ہمارے ملک میں وسیع تر ہو گئی ہیں۔ بہرحال سوالات کا خلاصہ قارئین الفضل کے استفادہ کے لئے درج ذیل ہے

۱۔ کیا آپ مانتے ہیں کہ خدا ایک ہے؟

کیا یہ خدا تین اقانیم کا مجموعہ ہے؟ اگر جواب مثبت میں ہے تو کیا یہ فارمولا (یعنی تین ایک اور ایک تین) اپنی ذات میں باہم متناقض نہیں؟

کیا گذشتہ انبیاء اور متقدمین عیسائی بھی اس عقیدہ تثلیث کے حامی تھے جیسے آپ ہیں؟ تاریخی طور پر کیا ایک ثبوت پیش کر سکتے ہیں؟ کہ یہ عقیدہ شروع ہی سے کلیسیا کا جزو تھا اور بعد کی ایجاد نہیں

۲۔ بائیبل کے مستند ہونے کے لئے آپ کیا اتھارٹی پیش کر سکتے ہیں؟ کیا یہ امر واقعہ نہیں کہ مروجہ بائیبل بے شمار دفعہ ترجمہ سے ترجمہ ہو کر ہم تک پہنچا اور جس کی وجہ سے نفس مضمون کا متغیر ہو جانا ایک ناقابل تردید حقیقت کو مستلزم ہے؟ کیا یہ حالات بائیبل کے متعلق آپ کے عقیدہ پر کسی رنگ میں اثر انداز نہیں ہو سکتے؟ ہمیں بائیبل میں متعدد مقامات ایسے ملتے ہیں جو باہم متناقض ہیں۔ آپ کا ان کے متعلق کیا خیال ہے؟

۳۔ کیا آپ یہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ انسان ازلی طور پر گنہگار ہے؟ اگر جواب مثبت میں ہے تو کیا یہ امر بدیہی طور پر خدا تعالیٰ کی صفت رحم اور انصاف کے نظریہ کے خلاف نہیں؟

۴۔ کیا آپ مسیح کو خدا کا بیٹا تصور کرتے ہیں؟ اور اس کی الوہیت اور دیگر صفات پر اسی طرح ایمان لاتے ہیں جس طرح خدا پر؟ کیا آپ مسیح کے کفارہ ہونے پر ایمان رکھتے ہیں؟ عملی رنگ میں ایک عیسائی کی زندگی پر یہ کفارہ کس رنگ میں اثر انداز ہوا ہے؟

۵۔ مسیح کے اس فعل کو بہت بڑی قربانی قرار دینا کہاں تک درست ہوگا جبکہ بائیبل کی رو سے مسیح نے یہ قربانی نہایت مجبوری کی حالت میں بادل نخواستہ دی اور باوجود اس یقین کے کہ وہ تین دن کے بعد زندہ کر دیا جائے گا پھر بھی وہ اس صلیبی موت سے نجات کے لئے زار زار رو کر دعائیں کرتا رہا۔

۶۔ کیا ہماری عقل اس اصل کو تسلیم کرے گی کہ ایک بے گناہ کو گنہگاروں کے بدلے سزا دی جائے؟ اور پھر یہ اصول کس حد تک ہماری سمجھ کو تسلیم ہوگا کہ خدا نے اپنے غضب کو ٹھنڈا کرنے کے لئے خود اپنے آپ کو ہی قربان کی نذر چڑھا دیا؟

۷۔ گلیتون ۳/۱۳ کا کیا مفہوم ہے؟ کیا خدا یا خدا کے کسی پیارے پر لعنت پڑ سکتی ہے اور پھر یہ کہ کس کی لعنت؟

۸۔ مسیح کے جہنم میں جانے کی حقیقت کیا ہے؟ (م)

موجودہ دور میں جنگ چھیڑنا خودکشی کے مترادف ہے

روس کی طرف سے حملہ ہو سکتا ہے، صدر آئزن ہاور کا بیان

واشنگٹن ۸ فروری صدر آئزن ہاور نے کل پریس کانفرنس میں کہا کہ پچھلے ہفتے ان کے اور برطانوی وزیر دفاع مسٹر ڈنکن سنڈیز کے درمیان جو بات چیت ہوئی تھی۔ وہ اس موضوع پر تھی کہ برطانیہ کے دفاعی اخراجات میں کمی کر دی جائے لیکن اس میں جو کچھ طے پایا ہے اسے صیغہ راز میں رکھا جائیگا۔ اور ظاہر نہیں کیا جائیگا۔

صدر نے کہا میں برطانیہ کے ارادوں کے بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ میں نے برطانوی وزیر دفاع مسٹر سنڈیز سے جو بات چیت کی ہے۔ وہ قطعی راز ہے — ایک اور سوال کا جواب دیتے ہوئے صدر آئزن ہاور نے کہا روس کے مقابلے میں امریکہ کی طاقت اب بھی اتنی ہی بہتر ہے۔ جیسی امن کے زمانہ میں ہمیشہ رہی ہے — آپ سے پوچھا گیا۔ کہ کیا روس کی طرف سے حملہ کا امکان ہے۔ تو صدر آئزن ہاور نے ایک لمبی سانس لی۔ اور کہا ہاں۔ ہر بات کا امکان ہے لیکن میرے خیال میں اب ہر ایک ملک کو شدت سے احساس ہے۔ کہ جدید ترین ہتھیاروں کے دور میں کوئی جنگ شروع کرنا۔ خودکشی کر لینے کا ایک اور طریقہ ہے

ولادت

خاکسار کے بڑے بھائی قریشی عبداللطیف صاحب سکنہ اوکاڑہ کے ہاں مورخہ یکم فروری ۵۷ء بروز جمعہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے لڑکا پیدا ہوا ہے۔ احباب نومولود کی صحت درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرما کر ممنون فرمائیں۔ قریشی احمد یحییٰ

—— (طارق ٹرانسپورٹ ربوہ) ——

درخواست دعا

مکرم قاضی محمود احمد صاحب آف راجپوت سائیکل ورکس نیلہ گنبد لاہور آج کل دل کے عارضہ کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب کرام درد دل سے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

(شیخ احمد حسن لاہور)

اعلان نکاح

میری ہمشیرہ عزیزہ زبیدہ بیگم بنت ڈاکٹر ممتاز علی صاحب مرحوم کا نکاح مورخہ ۷ دسمبر ۵۶ء کو عزیزی سید محمد افتخار حسین صاحب بھاگلپوری خلف الرشید ڈاکٹر سید اعزاز حسین صاحب مرحوم کے ہمراہ بعوض مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر مولوی عبدالقادر صاحب مربی سلسلہ احمدیہ لاہور نے بعد نماز جمعہ پڑھا۔ احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے بابرکت بنائے۔

افتخار علی قریشی اسسٹنٹ ڈائرکٹر محکمہ انہار لاہور

قیادت ربوہ کا ماہانہ اجلاس

۱۱ فروری کو ہوگا

ربوہ کے خدام کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اس ماہ قیادت ربوہ کا ماہانہ جلسہ بعض وجوہ کی بنا پر ۱۰ فروری کی بجائے ۱۱ فروری بروز پیر کو ہوگا۔ تمام خدام اس میں ضرور شرکت فرمائیں واضح رہے کہ یہ تبدیلی صرف اسی دفعہ کے لئے ہے آئندہ ہر ماہ حسب معمول ۱۰ تاریخ کو ہی جلسہ ہوا کریگا۔ (قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ)

۴ کیا اقانیم ثلاثہ اس میں داخل ہونے تھے یا ایک اقنوم؟ ایک اقنوم کی صورت میں تثلیث کا وجود کہاں باقی رہا؟

۹۔ ایک شخص جو کسی چیز پر ایمان لاتا ہے تو کیوں لاتا ہے؟ کیا اس میں عقل کو کچھ دخل ہوتا ہے۔ یا نہیں؟

اگر نہیں تو کسی صداقت کو پرکھنے کے لئے مابہ الامتیاز کیا ہوا؟

۱۰۔ کیا آپ جہنم کے ابدی ہونے کے قائل ہیں؟ اگر جواب مثبت میں ہو تو کیا یہ امر خدا تعالیٰ کے جذبہ رحم کے مخالف نہیں ہوگا۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کروا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا۔
ایڈیٹر روشن دین تنویر بی۔ اے ایل ایل بی